نظم

شکسپیر ہند مولانا مولوی الطاف حسین صاحب حالی

موازنہ

حالت فقر و غنا کا حالت متوسط سے

متعلق

اجلاس ششم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

منعقدہ

۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ع

بمقام علیگڈھ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان و لد محمد خان صوفی مرحوم طبع گردید

سنہ ۱۸۹۲ع

نظم

شکسپیر ہند مولانا مولوی الطاف حسین صاحب حالی

موازنہ

حالت فقر وغنا کا حالت متوسط سے

متعلق

اجلاس ششم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

منعقدہ

۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء

بمقام علیگڈھ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان ولد محمد خان صوفی مرحوم طبع گردید

سنہ ۱۸۹۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا حالی کی نظم

شکر اس نعمت کا یارب کرسکے کیونکر زبان
جب ہوی بہوکی تو بخشی تونی نان و نانخورش
جب ہوی پیاسی تو بخشا آب شیرین اور خنک
ڈہانکنا چاہا بدن جب - دیدیا تونے لباس
کھانے پینی کو کئے برتن ہمین تونے عطا
سونے اور آرام کرنے کو دیا بستر ہمین
رہنے سہنے کو دیے گھر تونے ہمکو ہر جگہہ
آنے جانیکو دیے دو پانون یان تونے ہمین
راہ اور بے راہ یکسان جن کو ہنگام خرام
کی سواری بہی عطا اکثر جو پیش آیا سفر

تونے رکھا ہمکو یان فقر و غنا کے درمیان
پر نہ اتنی - معدہ و احشا پہ جو گذرے گران
پر نہ ایسا - ہو صراحی جسکے یارون سی نہان
پر نہ ایسا - جسکو حسرت سی تکین خرد و کلان
پر نہ ایسے - ٹوٹنی سے جنکی ہو خوف زیان
پر نہ ایسا - جس سے اٹھنا ہو طبیعت پر گران
پر نہ ایسے - ہو تعلق جنسے مثل جسم و جان
جنسے ڈر لے بہاگنے کا اور نہ گرنیکا گمان
کوہ سد راہ جن کا اور نہ خندق اور کنوان
پر نہ ایسی تخت فرعونی کا ہو جسپر گمان

سیم و زر وقت ضرورت ہمکو تو دیتا رہا
پر نہ اتنا - ہو نگہبانی مین جسکی جم جہان

آبرو تو نے ہمین دنیا مین دی اور امتیاز
پر نہ ایسی - جس سے ہون محسود ابنای زمان

نعمتین اکثر ہمین بعد از مشقت تو نے دین
تاکہ تیری نعمتون کی قدر ہو ہم پہ عیان

راحتین اکثر میسر آئین تکلیفون کے بعد
تاکہ کھو بیٹھین نہ ہم اون راحتون کو رایگان

وقت پر کرتا رہا باران رحمت سے نہال
قحط اور طوفان دونون سے بچایا بال بال

الحذر اُس فقر و ناداری سے سو بار الحذر
لومڑی جاتے ہین بن جس کی بدولت شیر نر

چاپلوسی جاکے کرتے ہین سفیہون کی فقیہ
ناکسون کے ناز بیجا سہتے ہین اہل ہنر

وزن مین علم و فضیلت جنکے ہے ہم سنگ کوہ
وہ سبک تر دانہ خردل سے آتے ہین نظر

فقر و حاجت مین نہو انسان کو جب صبر و شکیب
پھر نہین کوئی برائی فقر و حاجت سے بتر

بھیک منگواے جو کھلوائے یہ چوری کرائے
پت گنواے آبرو کھوے پھرائے دربدر

ہو سکے محتاج سے طاعت نہ یاد اللہ کی
لے سکے محتاج جورو کی نہ بچون کی خبر

گہ زبان آلودہ اوس کی شکوۂ تقدیر سے
اور کبھی بوچھار اوس کی آسمان پیر پر

گر بخیلون کی مذمت پر کبھی آجائے وہ
ہو نہ سب و شتم سے سیری اوسے دو دو پہر

اوگلے زہر اتنا کہ ہو جائے مذاق بزم تلخ
کھولدے غیبت کا دفتر اہل دولت کی اگر

گہ وبائے عام کی مانگے دعا اللہ سے
تاکہ دولتمند بھی کچھ دن رہین آسیمہ سر

اور کبھی چاہے کہ ہو دنیا مین کوئی انقلاب
تاکہ ہوجائین بلند اور پست سب زیر و زبر

سب بے حلاوت اوسکی دنیا اور مذہب اوسکا دین　　خوفناک اوس کا ارادہ نیت اوس کی پرخطر
رات اوسکی حسرت آگین اور دن اندوہگین　　شام اوسکی پرنحوست اور شوم اوس کی سحر
گو کہ بدتر فقر سے یارب نہ تھی کوئی بلا　　تھا۔ مگر ثروت مین اوس سے بھی زیادہ شور و شر

فقر سے تو نے بچایا یہ بھی کم نعمت نہین
پر ندی ثروت سوا اسکی شکر کی طاقت نہین

نشۂ دولت سے تھا پھر ہوش مین آنا محال　　اس سے مرد آزما کی تھی بہت مشکل سنبھال
نفس امارہ اور اوسپر چھیڑ مال و جاہ کی　　ڈھیر سی بارود کا دیجئے پتنگا جسمین ڈال
باد صرصر آگ کو اس طرح بھڑکاتی نہین　　جسطرح جذبات نفسانی کو بھڑکاتا ہی مال
ہضم کرنا اور پچانا مال و دولت کا ہی بس　　نفس انسان مین اگر بالفرض ہی کوئی کمال
ورنہ مال و جاہ و مکنت کا جہان آیا قدم　　اور ہوی سلب آدمی سی آدمیت کے خصال
عقل ٹہرتی ہے جو افعال انسان پر حکم　　کر دئے اوسکی لئی سب مال و دولت نے حلال
فقر مین تھا نفس دون واماندہ جس پرواز سے　　آکے ثروت نے دئی پر واسطے اسکی نکال
خواہشین اب نفس مین یون دم بدم بڑھنی لگین　　مغز مین جسطرح دیوانہ کے گوناگون خیال
آپ کو گننے لگا بالاتر از ابنائے جنس　　چیونٹون مین ایک نے گویا نکالے پر و بال
مسرف بے زر ہو جیسے قرضخواہون مین گھرا　　خواہشون مین اسطرح جکڑا ہوا ہی بال بال
جھک پڑی طبع دنی گر بخل و خست کی طرف　　ہوگئی فرزند و زن پر زندگی اوس کی وبال
اور اگر بھوت اوسکے سر پر چڑھ گیا اسراف کا　　پھر نہین گنجینۂ قارون کچھ آگے اوس کی مال

آگیا غالب طبیعت پر گر استسقای حرص　　ہے سمندر سے بھی اوسکی پیاس کا بجھنا محال

باڑہ پر تلوار کی چلنا نہین شاق اسقدر　　جسقدر ثروت مین ہی دشوار پاس اعتدال

گلشن دولت کے ہون انگور میٹھے بھی اگر

دیکھاے روباہ نفس دون حذر آئنے حذر

ہی عجب دنیا مین نعمت درمیانی زندگی　　فقر کی ذلت سے اور ثروت کی فتنہ سی بری

چین ہی دنیا مین گرکچھ تو اسی حالت مین ہے　　یہہ جو ہے برزخ میان مکنت و دست تہی

فقر و ثروت فی المثل ہون دوزخ اور جنت اگر　　مانگتی ہین ہم حذر دوزخ سی اور جنت سے بھی

دخل شیطان کا ہو جسمین ایسی جنت کو سلام　　منزل اعراف سو بار ایسی جنت سے بھلی

اس کٹھن منزل مین سے ہے بیٹا بھی ایک پرخطر　　ہین ادہر کھڈ اور چڑھائی ہی اودہر البہ زکی

رکھتے ہین فقر و غنا مین جو کہ حالت بین بین　　ہین حسد اور کبر کی امراض مہلک سے بری

اپنی سی اعلی کی حالت پر اگر آتا ہے رشک　　دیکھکر ادنی کو کر لیتے ہین اپنے دل دہی

سنکے ہو جاتے ہین سید ہے وہ ثروتکا فخر و ناز　　مل کے چھوٹون سے بہک جاتا ہی گر خنا کبھی

لذت فقر و غنا دونون سے ہین وہ آشنا　　اغنیا مین ہین فقیر اور ہین فقیرون مین غنی

جو گذرتی ہی گدا پر اوس سے ہین وہ باخبر　　کیونکہ حالت گاہ گاہ اونپر بھی گذری ہی بہی

امتحان دولت کی بھی ہین کچھ نہ کچھ جھیلی ہوئے　　کیونکہ ہے ہر گھونٹ مین اس مے کی بدمستی وہی

اسلئے جب دیکھتی ہین عسرت ابناے جنس　　جوش ہمدردی سی بیکل اونکا ہو جاتا ہی جی

اور نہین کرتے زبان طعن بیدردی سے وا　　جبکہ سنتے ہین کسی منعم کی ازخود رفتگی

مست کی بے اختیاری تشنگی مخمور کی
واردات ایک ایک کی ہے بسر آنپر کھلی

جنت اور دوزخ ہین سب اعرافیون پر جلوہ گر
گندم اور زقوم دونون اونکی ہین پیش نظر

دل توانا اور قوی بازون کی ہمت انسے ہے
منتظم ہر قوم و ملت کی جماعت انسے ہی

مشکلین اکثر انہین سی قوم کی ہوتی ہین حل
بھائیونکے بازوون مین زور و طاقت انسی ہے

ہے انہین کے دم سے جو ہی گرمی ہنگامہ آج
ساری قومی مجلسونکی زیب و زینت انسی ہے

ہے جہان دولت یہی ہین نظم دولت کی کفیل
ملک کی دولت مین ہے جو خیر و برکت انسی ہے

ہاتھ مین انکے ہین جتنی عقل و دانش کے ہین کام
عقل و دانش مین ہی جن ملکونکو شہرت انسی ہی

ہین گداؤنکے وسیلے اور شاہون کے مشیر
شاہ ہون یا ہون گدا دونون کو قوت انسی ہی

آدمیت سیکھتے ہین انسے سب چھوٹی بڑے
نوع انسان مین بقاے آدمیت انسی ہے

یہہ نہون تو علم کی پوچھے نہ کوئی بات یان
رونق بازار جنس علم و حکمت انسی ہے

پاوگی انمین طبیب انمین ادیب انمین خطیب
ہے اگر انسان کو حیوان پر فضیلت انسی ہے

پاوگے انمین مہندس پاوگے انمین حکیم
آدمی مصداق رحمانی خلافت انسی ہے

کرتے ہین اخلاق ادنی اور اعلی انسے اخذ
آدمی سب ہین مگر انسان عبارت انسی ہی

انمین قومونکی ہین مصلح انمین ملکونکی وکیل
آبرو قومونکی اور ملکون کی عزت انسی ہے

ہیونکتے ہین روح قومیت یہی افراد مین
ہے جہان قومون مین یکرنگی و وحدت انسی ہے

دم ہی سے ہے وابستہ انکے قوم کا سارا نظام

یہہ اگر بگڑے تو سمجھو قوم کا بگڑا قوام

گر نہو ہر حال مین انکے مصالح پر نظر
ہین مفاسد گرد و پیش انکے فراہم سربسر

کھیلتی ہی جسطرح بتیس دانتون مین زبان
ہی انہین بہی شر سے یان بچ بچ کی رہنا عمر بہر

گھاٹیان فقر و غنا کی انکے ہین دونون طرف
اور رستہ بیچ مین ہے بال سے باریک تر

ایک جانب پستی فطرت ہے اور دون ہمتی
ایک جانب مستی و غفلت ہے اور کبر و بطر

جھک پڑی گر اسطرف تو مفت کہو بیٹھی اونہین
وہ جو اوڑنی کے لئے حق نی دئی تہی بال و پر

ڈہل گئی گر اوسطرف تو اوس بلا مین پہنس گئی
جسمین پہنس جاتی ہی مکھی شہد میٹھا جان کر

برکتین اللہ کی اوس قوم پر جس قوم مین
رہ سپر یہہ طبقہ کو الاہو سیدہی راہ پر

ہین معطل اغنیا اور بے نوا کوتاہ دست
سب کی پڑتی ہی انہی کی دست و بازو پر نظر

جو قوی انکو ملے ہین کام مین لائین اونہین
تاکہ زندون کی طرح ہو زندگی ان کی بسر

فرض ہین جو انکے ذمی خالق اور مخلوق کے
اونہین سرگردان رہین دیوانہ وار آٹھون پہر

قوم ہو گر ناتوان تو تقویت بخشین اوسے
کیونکہ اوسکے ضعف سی ہی انکی قوت کو ضرر

گو نجات انسان کو مکروہات دنیا سے نہین
جیسے بچنا گوشت ناخن سی چہٹانا ہی۔ مگر

کام دنیا مین سنواری ہین جنہون نے قوم کے
تہے نکمون سی وہ مکروہات مین آلودہ تر

ساری بہگتائی تہی بائین ہاتھ سی دنیا کی کام
اور دائین سے نہین قوم کی کرتے تہے سر

جس طرح اس انجمن کی رکن آئے ہین تمام
قوم کی خاطر ہزارون چہوڑ کر دنیا کی کام

قوم کو ہے آس جسکی وہ جماعت ہے یہی
جس سی جان آتی ہی مردو نہین وہ طاقت یہی

اتفاق قوم ہے اقبال و دولت کی دلیل — رائی کو کرتی ہے جو پربت وہ قوت ہے یہی

مال و دولت نامبارک ہے نہو گر اتفاق — قوم جس دولت کی بھوکی ہے وہ دولت ہے یہی

یان وکیل ایک اک ہی شہر اور ملک کا قایم مقام — دانہ کو کرتی ہے جو خرمن وہ برکت ہے یہی

رایگان جائیگا یارون کا نہ یہہ رنج سفر — راحتین جسکی طفیلی ہین وہ زحمت ہے یہی

فرد فرد آتے ہین جو جاتی ہین یان سے مجتمع — ملتے ہین جسکی بدولت دل وہ ملت ہے یہی

تم ہمارے کام آؤ ہم تمہارے آئین کام — جس سے کل چلتی ہے دنیا کی وہ حرکت ہے یہی

قوم کی خدمت مین ہے مضمر ربوبیت کی شان — جو کہ پجواتی ہے خادم کو وہ خدمت ہے یہی

قوم کی ذلت کو سمجھین ذلت اپنی سب عزیز — ملک مین عزت سے اب رہنے کی صورت ہے یہی

سال بھر رہتا ہے نقش اس انجمن کا یادگار — جو کبھی برہم نہین ہوتی وہ صحبت ہے یہی

کر رہا ہے قوم کی سنرکل کو یہہ مجمع وسیع — جز سے افزون ہے مد جسکا وہ رحمت ہے یہی

اتفاقاً گر کبھی ہو جائے یہہ ہنگامہ سرد — ڈر نہین اسکا کہ خود قانون قدرت ہے یہی

ہے کبھی افراط باران اور کبھی ہے قحط آب — طینت عالم مین خاصیت ودیعت ہے یہی

کال ہے گر اس برس تو ہے سمان اگلے برس — جو خبر دیتی ہے کثرت کی وہ قلت ہے یہی

دیگ تو پکتی ہے یہہ پکے گی دہیمی آنچ مین — کچھ ابال آیا تو ہے اوس مین غنیمت ہے یہی

انجمن ہے قوم کی ہنگامۂ شادی نہین
ایک دن کا کام کچھہ روما کی آبادی نہین

بالخیر — تمت